کا فرداً فرداً اور ان کی بعض تنظیموں کا جماعتی طور سے جو رویہ رہا اس نے عام مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں پر علمائے دین کے معاملے میں کوئی اچھا اثر نہیں چھوڑا۔ ایک عالم دین جو نماز میں امام بنتا ہے۔ ہر جمعہ کو منبر پر سے خطبہ دیتا ہے، اور دینی مسائل میں عام لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، ظاہر ہے اس بنا پر اس کی حیثیت عملاً ایک نائب رسول کی ہوتی ہے۔ اس حیثیت میں ایک عالم دین اسی حالت میں موثر اور مفید ہو سکتا ہے، جب کہ لوگوں کے دلوں میں اس کا مذہبی مقام ہو۔ اور اسے ایک معلم و مرشد کا درجہ دیا جائے، لیکن اگر یہ عالم دین پارٹی ٹکٹ پر الیکشن لڑتا ہے۔ اور عالم دین ہونے کی بنا پر لوگوں سے ووٹ مانگتا ہے، یا کسی خاص پارٹی کے امیدوار کے حق میں انتخابی مہم چلاتا ہے تو اس کی دونوں حیثیتوں کا بیک وقت قائم رہنا مشکل ہے، وہ یا تو پارٹی پالیٹکس میں پڑ کر اپنے نائب رسول ہونے کی حیثیت کھو دے گا۔ یا اگر وہ اس کے باوجود اپنے نائب رسول ہونے پر مصر رہا، تو وہ نہ ادھر کا رہے گا نہ اُدھر کا۔

غیر ملکی حکومت کے خلاف عوام کی آزادی کے لئے لڑنا اور ہے۔ اور خود اپنوں کے مقابلے میں بنیادی جمہوریتوں اور دوسری نمائندہ مجالس کے الیکشن لڑنا اور لڑانا بالکل اور۔ ہمارے علمائے کرام کو اب فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ امامت خطابت اور دین کی تعلیم کے ذریعہ مسلمان عوام کے مخدوم بننا چاہتے ہیں یا کونسلوں اور اسمبلیوں کے ممبر بنکر۔ انہیں لازماً ان میں سے ایک راہ اختیار کرنا ہوگی۔ اور وہ اسے جتنی جلد اختیار کریں خود ان کے لئے اور اس ملک میں اسلام کے مستقبل کے لئے یہ مفید ہوگا۔

ہماری بعض مذہبی جماعتیں جو گزشتہ صدارتی انتخاب میں پیش پیش تھیں، اور ظاہر ہے وہ انتخاب دو سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں میں تھا، اس میں اسلام اور کفر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء تھے، اب اس طرح کی قرار دادیں منظور کر رہی ہیں کہ ہمارے سامنے حصول اقتدار کا کوئی حقیر سا نصب العین نہیں ہے، جس کی سرگرمیاں محض سیاسی کشمکش اور انتخابات تک محدود ہیں۔ ہم ایک وسیع اور ہمہ گیر مشن رکھتے ہیں، جس کے پیش نظر پوری انسانی زندگی کی حقیقی صلاح و فلاح کے لئے کام کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ کہ فی الحقیقت ہم اپنی پوری قوم بلکہ ساری انسانیت کے ہی خواہ ہیں۔

بے شک یہ مقاصد و عزائم بڑے مبارک ہیں اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ان مذہبی جماعتوں کو توفیق دے کہ وہ حصول اقتدار سے صحیح معنوں میں قطع نظر کر لیں، جس کا کہ موجودہ حالات میں واحد راستہ صرف سیاسی کشمکش اور انتخابات ہی ہیں۔ اور جس اصولی انقلاب کی داعی ہونے کی وہ مدعی ہیں، اس کے لئے وہ وقف ہو جائیں لیکن